Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ

CPL 61

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

PH: 0092 4524 213029

بدھ 8- دسمبر 1999ء - 29 شعبان 1420 ہجری - 8- فتح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 279

خوف خدا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اکثر یہ دعا کرتے تھے اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ - میں نے حضور سے اس دعا پر مداومت کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا-

انسان کا دل خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہے - جس شخص کو خدا ثابت قدم رکھنا چاہے رکھتا ہے ورنہ ٹیڑھا کر دیتا ہے-

(جامع ترمذی ابواب الدعوات)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو خدا تعالیٰ کے حضور تضرع اور زاری کرتا ہے اور اس کے حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہو کر اپنی اصلاح کرتا ہے- وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لے گا- اس لئے ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں- جو زیادہ نہیں- وہ دو ہی رکعت پڑھ لے' کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا- اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے' کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں- جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو- اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے-؟ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں' لیکن اگر اٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے- لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے- پھر ایک اور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہئے- اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے- زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آجاتا ہے- جب خدا تعالیٰ ڈیوڑھی میں آگیا' تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے؟

پھر یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوق عباد میں دانستہ ہرگز غفلت نہ کی جاوے- جو ان امور کو مدنظر رکھ کر دعاؤں سے کام لے گا- یا یوں کہو کہ جسے دعا کی توفیق دی جاوے گی- ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا-

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 182)

رمضان المبارک میں حضور ایدہ اللہ کا درس قرآن

امسال بھی رمضان کے بابرکت ایام میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز روزانہ (ماسوائے جمعہ) درس قرآن کریم دیں گے- جو ایم ٹی اے پر لائیو ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا- درس کے اوقات روزانہ پاکستانی وقت کے مطابق شام

سوا چار بجے سے ساڑھے پانچ بجے

تک ہونگے- احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس روحانی مائدہ سے بھرپور طور پر مستفید ہوں-

ربوہ میں وقار عمل کا پروگرام

- مجلس خدام الاحمدیہ بذریعہ وقار عمل ربوہ کے ماحول کو صاف تھرا کرنے کی مساعی کر رہی ہے- اہل ربوہ سے درخواست ہے کہ مندرجہ ذیل امور میں معاونت فرمائیں-
- خدام و اطفال ذوق و شوق سے وقار عمل کے پروگرامز میں شامل ہوں-
- والدین اپنے بچوں کو وقار عمل کے پروگرامز میں ضرور بھجوائیں-
- گھروں کا کوڑا کرکٹ گلیوں اور سڑکوں پر نہ پھینکا جائے بلکہ مقررہ جگہوں یعنی ڈسٹ بنز میں پھینکوایا جائے-
- انصار و لجنات بھی گھروں اور ارد گرد کے ماحول کی صفائی کی کوشش کریں-

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ربوہ کو ایک غریب دلہن کی طرح سجا سکیں- آمین

مہتمم وقار عمل
مجلس خدام الاحمدیہ- پاکستان

خصوصی درخواست دعا

- محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں:-

محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا لئیق احمد صاحب اوپن ہارٹ سرجری کے لئے راولپنڈی تشریف لے گئے ہیں- ان کا آپریشن ملٹری ہسپتال میں AFICNIHD میں دو ایک روز میں متوقع ہے- احباب کرام سے صاحبزادہ صاحب موصوف کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر چیز کو پاک کرنے کے لئے ایک زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے (حدیث نبوی)

نقشہ سحر و افطار رمضان المبارک ربوہ 2000-1999ء

مرتب کردہ : نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ، ربوہ

وقت افطار		وقت سحر		دسمبر 99	ایام	رمضان
5	07	5	28	9	جمعرات	1
5	07	5	29	10	جمعہ	2
5	07	5	30	11	ہفتہ	3
5	07	5	30	12	اتوار	4
5	08	5	31	13	سوموار	5
5	08	5	32	14	منگل	6
5	08	5	32	15	بدھ	7
5	09	5	33	16	جمعرات	8
5	09	5	34	17	جمعہ	9
5	09	5	35	18	ہفتہ	10
5	10	5	35	19	اتوار	11
5	10	5	35	20	سوموار	12
5	11	5	36	21	منگل	13
5	11	5	36	22	بدھ	14
5	12	5	36	23	جمعرات	15

وقت افطار		وقت سحر		دسمبر 99	ایام	رمضان
5	12	5	37	24	جمعہ	16
5	13	5	38	25	ہفتہ	17
5	13	5	38	26	اتوار	18
5	14	5	39	27	سوموار	19
5	15	5	40	28	منگل	20
5	15	5	40	29	بدھ	21
5	16	5	40	30	جمعرات	22
5	17	5	40	31	جمعہ	23
5	18	5	41	یکم جنوری	ہفتہ	24
5	18	5	41	2	اتوار	25
5	19	5	41	3	سوموار	26
5	20	5	42	4	منگل	27
5	21	5	42	5	بدھ	28
5	21	5	42	6	جمعرات	29
5	22	5	42	7	جمعہ	30

نوٹ : ربوہ میں طلوع اور غروب آفتاب لاہور سے 6 منٹ بعد ہوتا ہے جو مذکورہ اوقات میں شامل ہے۔

حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر

افضالِ خدا لیکر پھر ماہِ صیام آیا
خوش بخت وہ انسان ہے جس نے رمضاں پایا

اے احمدیو اٹھو لگ جاؤ دعاؤں میں
دَور امن کا ہو پیدا دنیا کی فضاؤں میں

یہ دن ہیں دعاؤں کے راتیں ہیں دعاؤں کی
تم بیخ کنی کر دو ظلموں کی جفاؤں کی

اللہ سے یہ مانگو دنیا کو ہدایت دے
انسان کو انساں کا پھر دردِ محبت دے

ہو دُور زمانہ سے یہ دَور جہالت کا
دنیا پہ مسلط ہو پھر نور سعادت کا

مٹ جائیں زمانہ سے یہ شرک کے سب دھندے
جو کفر کے بندے ہیں اللہ کے ہوں بندے

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

جذبۂ ایثار

خدا تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوق میں افضل و اشرف قرار دیا ہے۔ اسے اپنی صفات کا مظہر بنایا اور اپنی ذات کی پہچان کا ذریعہ بھی۔ وہ بھی ہیں جنہوں نے اس مقام کے تقاضے پورے کئے۔ مگر بعض کے منفی طرز عمل نے ان کو درندوں اور بھیڑیوں کے مقام پر لا کھڑا کیا۔ ایسے بھی تھے جنہوں نے اپنا سب کچھ دوسروں کی بھلائی کے لئے قربان کر دیا اور بعض نے اپنی طاقت' دولت اور وسائل کے ذریعہ دوسروں کے وسائل زندگی اور حقوق چھین کر اپنی عیش و عشرت کے محل تعمیر کئے۔

دنیا کی حرص و آز' مفاد پرستی اور خود غرضی نے ہر سو طرح طرح کے فسادات پیدا کئے۔ معاشرتی امن و سکون تہ و بالا ہوا۔ اور باہمی ہمدردی' اخوت' محبت' عدل و انصاف اور ایثار جیسی اعلیٰ اخلاقی قدریں مفقود ہو کر رہ گئیں۔ اس صورت حال کو حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک شعر میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔

جیفہ دنیا پہ یکسر گر گئے دنیا کے لوگ
زندگی کیا خاک ان کی جو کہ ہیں مردار خوار

انسانیت کے فروغ کے لئے قرآن کریم نے ایک بنیاد فراہم کی ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف نے ایک اصول بتایا ہے کہ...... جو نفع رساں وجود ہوتے ہیں ان کی عمر دراز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو درازیٔ عمر کا وعدہ فرمایا ہے جو دوسرے لوگوں کے لئے مفید ہیں...... ہمدردیٔ خلائق یہی ہے کہ محنت کر کے دماغ خرچ کر کے ایسی راہ نکالے کہ دوسروں کو فائدہ پہنچا سکے۔ تاکہ عمر دراز ہو۔"

(تفسیر سورہ یونس تا کہف ص 87)

ایک اور موقعہ پر فرمایا:۔

اخلاق فاضلہ اسی کا نام ہے بغیر کسی عوض معاوضہ کے خیال سے نوع انسان سے نیکی کی جاوے۔ اسی کا نام انسانیت ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص 571)

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت پر نظر ڈالتے ہوئے ہمیں آپ کی ساری زندگی قرآن کریم کی فراہم کردہ اسی بنیاد کے مطابق نظر آتی ہے۔

جب آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ نے حضرت خدیجہؓ سے فرمایا:۔

"مجھے تو اپنے نفس کے متعلق ڈر پیدا ہو گیا ہے۔"

مگر حضرت خدیجہؓ نے کہا۔ "نہیں نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں اور صادق القول ہیں اور لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں اور معدوم اخلاق کو آپ نے اپنے اندر جمع کیا ہے اور آپ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق کی باتوں میں لوگوں کے مددگار بنتے ہیں۔"

(صحیح بخاری)

یہی حال آپ کے صحابہ کا تھا جن کے ایثار کی گواہی خود قرآن کریم نے دی ہے چنانچہ سورہ "الحشر" آیت 10 میں انصار مدینہ کا ذکر کرتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے (ترجمہ) "اور وہ باوجود اس کے کہ خود غریب تھے مہاجرین کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے تھے اور جن لوگوں کو اپنے نفس کے بخل سے محفوظ رکھا جائے ایسے تمام لوگ بامراد ہونے والے ہیں۔" انصار کے ایثار و قربانی کا عملی مظاہرہ بوقت مواخات بھی دیکھنے میں آیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت انس بن مالک کے مکان پر باہم مناسبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے دو دو کا جوڑا بنا کر انصار و مہاجرین کے کم و بیش نوے اشخاص کے درمیان باقاعدہ رشتہ اخوت قائم کر دیا۔ انصار نے اپنے باغات کی آمدنی میں سے اور اپنی دیگر متاع و اموال میں سے اپنے مہاجر بھائیوں کو باقاعدہ حصہ دینا شروع کر دیا۔ مہاجرین نے بھی حتی المقدور ایثار و قربانی کے تقاضے پورے کئے۔

حضرت ابوبکرؓ نے تو پہلے ہی اپنا سارا اثاثہ خدمت دین کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔

حضرت عثمانؓ نے عہد نبوت میں جب مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوا تو مسجد کی توسیع کے لئے ایک قطعہ زمین بیس ہزار درہم پر خرید کر دیا۔ اسی طرح مسلمانوں کی پانی کی تکلیف کو دور کرنے کے لئے بیئر رومہ کو خرید کر وقف کر دیا۔

حضرت عائشہؓ کے ایثار کی یہ حالت تھی کہ جو کچھ ملتا اس کو تقسیم کر دیتی تھیں۔

آپ کی بہن حضرت اسماءؓ کا طریق یہ تھا کہ کل کے لئے کچھ نہ چھوڑتی تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحابہؓ کے ایثار و قربانی کے عجیب رنگ تھے۔ ایک وقت تھا کہ یہ لوگ ایک دوسرے کی جان' مال اور عزت کے درپے رہتے تھے۔ اور قوم وحشی کہلاتے تھے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دی ہوئی تربیت نے معجزانہ طور پر ان میں انسانیت کے عمدہ رنگ بھر دیئے۔ حضرت مسیح موعود اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دیں کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار

پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنیٔ راز نبوت ہے اسی سے آشکار

خدا خوش ہوا

ایک دفعہ ایک فاقہ زدہ شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا اتفاق سے آپ کے گھر میں پانی کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس لئے آپ نے فرمایا "آج کی شب کون اس مہمان کا حق ضیافت ادا کرے گا؟" ایک انصاری حضرت ابو طلحہؓ نے کہا میں یا رسول اللہ چنانچہ اس کو ساتھ لے کر گھر آئے' بی بی سے پوچھا کچھ ہے؟ بولیں صرف بچوں کا کھانا ہے۔ بولے بچوں کو تو کسی طرح بہلاؤ۔ جب میں مہمان کو گھر لاؤں تو چراغ بجھا دینا۔ اور میں اس پر یہ ظاہر کروں گا کہ ہم بھی ساتھ کھا رہے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ صبح کو آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرمایا کہ "رات خدا تمہارے اس حسن سلوک سے بہت خوش ہوا اور یہ آیت نازل فرمائی' (ترجمہ) وہ دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں گو وہ خود تنگدست ہوں۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب اکرام الضیف و فضل ایثارہ)

جگہ دے دی

حضرت عائشہؓ کے ایثار کا ایک اور واقعہ بھی بڑا ایمان افروز ہے۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کے پہلو میں اپنی قبر کے لئے جگہ مخصوص کر رکھی تھی۔ لیکن جب حضرت عمرؓ نے ان سے یہ جگہ اپنے لئے چاہی تو حضرت عائشہؓ نے یہ تختۂ جنت ان کو دے دیا اور فرمایا:۔

"میں نے خود اپنے لئے اس کو محفوظ رکھا تھا لیکن آج اپنے اوپر آپ کو ترجیح دیتی ہوں۔"

(سیرت عائشہ از علامہ سید سلیمان ندوی ص 116)

سب نے جان دے دی

ایک جنگ میں حضرت عکرمہؓ' حضرت حارث بن ہشامؓ اور حضرت سہیل بن عمروؓ زخم کھا کر زمین پر گرے تھے اور اس حالت میں حضرت عکرمہؓ نے پانی مانگا' پانی آیا تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت سہیلؓ پانی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ بولے پہلے ان کو پلاؤ۔ حضرت سہیلؓ کے پاس پانی آیا تو انہوں نے دیکھا کہ حضرت حارثؓ کی نگاہ بھی پانی کی طرف ہے' بولے ان کو پلاؤ۔ بالآخر یہ ہوا کہ کسی کے منہ میں پانی کا ایک قطرہ نہ گیا اور سب نے تشنہ کامی کی حالت میں جان دے دی۔

(اسوۂ صحابہ حصہ اول ص 194 از مولانا عبدالسلام ندوی)

ایثار قربانی کے بے مثال واقعات ہمیں حضرت مسیح موعود کی ذات اقدس میں بھی نظر آتے ہیں۔

رات گزر جائے گی

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی اپنی روایات میں لکھتے ہیں:۔

ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر بہت سے آدمی آئے تھے۔ جن کے پاس کوئی پارچہ سرمائی نہ تھا۔ ایک شخص نبی بخش نمبردار ساکن بٹالہ نے اندر سے لحاف بچھونے منگوانے شروع کئے اور مہمانوں کو دیتا رہا۔ میں عشاء کے بعد حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ بغلوں میں ہاتھ دیئے بیٹھے تھے اور ایک صاحبزادہ جو غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تھے پاس لیٹے تھے اور ایک شتری چوغہ انہیں اوڑھا رکھا تھا۔ معلوم ہوا کہ آپ نے بھی اپنا لحاف بچھونا طلب کرنے پر مہمانوں کے لئے بھیج دیا۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کے پاس کوئی پارچہ نہیں رہا اور سردی بہت ہے۔ فرمانے لگے کہ مہمانوں کو تکلیف نہیں ہونی چاہئے اور ہمارا کیا ہے رات گزر ہی جائے گی۔"

(رفقاء احمد جلد چہارم ص 113)

پرندے کا ایثار

حضرت مسیح موعود نے اپنے ملفوظات میں ایک پرندے کے ایثار کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:۔ ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آ گئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم۔ درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ نر و مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے اور سردی زدہ ہے۔ اس کے واسطے ہم کیا کریں؟ سوچ کر ان میں یہ صلاح قرار پائی کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اس کو جلا کر آگ تاپے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے اس کے واسطے کیا دعوت تیار کی جائے اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی۔ ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا۔ تاکہ ان کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے۔ اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 582-583)

حضرت مسیح موعود کی سیرت میں بھی یہی جذبہ اور روح کار فرما تھی۔

دوسروں کے سکھ کے لئے خود دکھ اٹھاتے اور اپنے آرام کو دوسروں کی راحت کے لئے قربان کرتے۔

یہ آپ لے لیں

حضرت مسیح موعود اپنے خدام کا بڑا خیال رکھتے اپنی ذات سے ہر قسم کی قربانی اور ایثار کا عملاً اظہار فرماتے۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی فرماتے ہیں:۔ "ایک مرتبہ عید کا دن تھا اور میرا صافہ سر صاف نہ تھا...... میں نے چاہا کہ بازار سے جا کر خرید لاؤں چنانچہ میں بازار کی طرف جا رہا تھا۔ آپ نے مجھے دیکھ لیا اور...... پوچھا کہاں جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ عید کا دن ہے۔ میرا صافہ میلا ہے۔ میں بازار سے خریدنے جا رہا ہوں۔ اسی وقت وہاں ہی کھڑے اپنا عمامہ شریف اتار کر مجھے دیا اور فرمایا کہ یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو پسند ہے؟ آپ لے لیں میں دوسرا باندھ لیتا ہوں۔ مجھ پر اس محبت اور شفقت کا جو اثر ہوا الفاظ اسے ادا نہیں کرسکتے۔"

(رفقاء احمد جلد چہارم ص 138-139)

جان بچالی

خطبات محمود جلد 2 صفحہ 40 پر حضرت مصلح موعود..... نے ایک غلام کے اپنے جرنیل کے لئے ایثار کا واقعہ بیان فرمایا ہے کہ:۔

"جس وقت ہمایوں بادشاہ شیر شاہ سے شکست کھا کر بھاگا ہے۔ اس وقت اس کا مشہور جرنیل بیرم خان دشمنوں کے قبضہ میں آگیا جس کے ساتھ اس کا غلام بھی گرفتار ہوا۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ بیرم خاں کون ہے تو غلام نے کہا میں ہوں۔ اس پر بیرم خاں نے بہت کوشش کی کہ وہ اپنا آپ دشمنوں پر ظاہر کردے اور انہیں یقین دلا دے کہ میں ہی بیرم خاں ہوں لیکن اس غلام نے ایسا رنگ اختیار کیا اور ایسے طریق سے گفتگو کی کہ دشمنوں کو یقین آگیا کہ وہی بیرم خاں ہے۔ اور انہوں نے اسے قتل کردیا۔ اس طرح بیرم خاں بچ گیا۔ اگرچہ غلام نے جھوٹ سے کام لیا لیکن اس میں شک نہیں کہ اس نے اپنے آپ کو آقا پر قربان کرکے اس کی جان بچالی۔"

جذبۂ ایثار کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"یہ صفت ایثار جس میں ناداری اور لاچاری اور ضعف اور محرومی شرط ہے ایک عاجز انسان کی نیک صفت ہے کہ باوجودیکہ دوسرے کو آرام پہنچا کر اپنے آرام کا سامان اس کے پاس باقی نہیں رہتا پھر بھی وہ اپنے پر سختی کرکے دوسرے کو آرام پہنچا دیتا ہے۔"

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد 13 ص 98)

اسی طرح حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ ایک ایک آدمی جس میں ایثار کا مادہ ہوتا ہے درجنوں پر بھاری ہوتا ہے...... اگر کسی جماعت کے افراد میں قربانی اور ایثار کا مادہ ہو اور وہ دین کے لئے اپنے اندر مجنونانہ رنگ رکھتے ہوں اور وہ اپنی محنت اور قربانی کو اس حد تک پہنچادیں کہ جس حد تک پہنچانے سے دوسرے لوگ گھبراتے ہوں تو پھر ان کے ایک ایک آدمی کے مقابلہ میں دس دس پندرہ پندرہ بلکہ بیس بیس آدمی بھی ہیچ ہو جاتے ہیں۔ جنگ بدر میں ایسا ہی ہوا۔ غزوہ خندق میں بھی ایسا ہی ہوا اور مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت اپنے سے کئی گنا بڑی جماعت پر غالب آگئی۔"

(تفسیر کبیر جلد دوم ص 564-565)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تو اگر ہوتا رہِ عشق و وفا میں صادق
وصلِ دلدار کے خود عرش سے ساماں ہوتے
ناخدا اپنا سفینہ بھی کنارے لگتا
گر مصائب کے نہ گرداب نہ طوفاں ہوتے
وہ سرِ بزم اگر چہرہ نمائی کرتے
سب انہیں دیکھ کے انگشت بدنداں ہوتے

(بہار جاوداں)

لاہور میں جناب ثاقب زیروی صاحب کے ساتھ ایک یادگار شام

احمد فراز نے صدارت کی۔ منو بھائی‘ کشور ناہید‘ راجہ غالب اور احمد سعید کرمانی نے مضامین پڑھے

ادارہ تعمیر نو کی ایک قابل تشکر کاوش

لاہور: 20۔ نومبر 1999ء ادارہ تعمیر نو لاہور کے زیر اہتمام ایک مقامی ہوٹل میں محترم ثاقب زیروی صاحب کے ساتھ ایک شام کا انعقاد کیا گیا جس میں لاہور کے اہل ادب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ پردہ کی رعایت سے خواتین نے بھی شرکت کی تقریب کی صدارت ممتاز شاعر جناب احمد فراز نے کی جبکہ جناب احمد سعید کرمانی صاحب‘ محترمہ کشور ناہید صاحبہ‘ محترم منو بھائی اور راجہ غالب احمد صاحب نے مضامین پڑھے۔ آخر میں صدر محترم کے خطاب سے پہلے محترم ثاقب صاحب نے ایک نعت‘ ایک غزل اور اپنی مشہور نظم یاددہانی اپنے مخصوص مسحور کن ترنم میں سنائی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض تقریب کے روح رواں مکرم شریف جنجوعہ صاحب نے ادا کئے۔

تقریب کا آغاز پونے چار بجے آواری ہوٹل کے خورشید محل میں پونے چار بجے مکرم منیر احمد جاوید صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا اس کے بعد مکرم پروفیسر بشیر احمد صاحب کنوینر ادارہ تعمیر نو نے اپنے ادارہ کا تعارف پیش کیا۔

ادارہ تعمیر نو

مکرم پروفیسر صاحب نے کہا اس ادارے کی بنیاد 1983ء میں رکھی گئی اس لحاظ سے اس ادارہ کی عمر 16 سال ہو چکی ہے۔ اس وقت ملک میں جمہوریت کے حوالے سے گھٹن کی فضا تھی۔ جمہوریت کی بحالی کا مطالبہ ہو رہا تھا۔ اس ادارہ کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ جمہوریت کی بحالی میں حصہ لیا جائے۔ اس مقصد کے لئے سیمینار منعقد کئے گئے۔ مجالس دلائل و براہین منعقد ہوئیں۔ گذشتہ قریباً ڈیڑھ سال سے یہ ادارہ خوابیدہ تھا۔ اب اس تقریب کے ذریعے اس کا احیاء کیا جارہا ہے۔ اب یہ خیال ہے کہ اس کے مقاصد میں تبدیلی کی جائے اور سیاست کے میدان سے نکل کر ادب و ثقافت اور سوشل ایشوز کی بات کی جائے۔ ماحولیاتی آلودگی اور شہروں کے بڑھتے ہوئے مسائل پر گفتگو کی جائے۔ آج کی تقریب جس شخصیت کے ادبی سفر کے حوالے سے ہے انہوں نے تمام عمر وطن کی خدمت میں گذاری ہے۔ شاعر ادیب اور صحافی ہیں۔ اور نصف صدی کے لگ بھگ تن تنہا ہمت و استقامت سے ایک ہفت روزہ نکال رہے ہیں یہ ہیں جناب ثاقب زیروی صاحب۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ آتش خاموش ہیں یا ان کی زندگی میں کبھی آتشیں دور آیا ہی نہیں ان کا ایک شعر پیش کرتا ہوں

آ پھر آغاز محبت کا فسانہ چھیڑیں
آ پھر آغاز تباہی کی کوئی بات کریں

مکرم پروفیسر بشیر احمد صاحب نے مقررین کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ محترم ثاقب زیروی صاحب کے بائیں طرف جو نسائی پیکر ہے وہ ذہنی‘ جمہوری اور فکری حوالے سے بہت معروف شخصیت ہیں۔ شعر کہتی ہیں۔ غزل‘ نظم‘ آزاد نظم میں غنائیت پیدا کرنا ان کا خاص وصف ہے۔ اسلام آباد سے تشریف لائی ہیں یہ ہیں محترمہ کشور ناہید صاحبہ۔

محترم ثاقب زیروی صاحب کے دائیں طرف ایک نابغہ شخصیت تشریف فرما ہے۔ ہمہ جہت شخصیت ہیں۔ اردو پنجابی میں شعر کہتے ہیں۔ کالم لکھتے ہیں۔ بے شمار ڈرامے لکھے ہیں جو بہت مقبول ہوئے ہیں۔ ملک کے ہزاروں لوگ ان کے کالموں سے بصیرت حاصل کرتے ہیں۔ یہ ہیں جناب منو بھائی۔

محترم منو بھائی کے ساتھ غالب احمد تشریف فرما ہیں۔ گہرے علمی آدمی ہیں۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے چیئرمین رہے ہیں۔ چند سال قبل ان کی ایک کتاب "تشدد تاریخی تناظر میں" سامنے آئی ہے۔ یہ کتاب ہر پڑھے لکھے کو پڑھنی چاہئے۔

محترم پروفیسر بشیر احمد صاحب نے جناب شریف جنجوعہ صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا۔ یہ ادارہ تعمیر نو کی دامے درمے سخنے مدد و اعانت کرنے والے ہیں۔ ہر ادارے کے پیچھے کوئی متحرک شخصیت ہوتی ہے۔ اس ادارے کے پس منظر میں یہی شخصیت ہے۔

جناب احمد سعید کرمانی کا خطاب

اس کے بعد جناب احمد سعید کرمانی صاحب کو سٹیج پر تشریف لانے کی زحمت دی گئی۔ انہوں نے گفتگو کا آغاز اس طرح کیا‘ شروع کرتا ہوں اللہ کے پاک نام سے جو سب کا پالنے والا ہے۔ ثاقب صاحب نامور ادیب اور صحافی ہیں۔ ایک ایڈیٹر نے ایک بار کہا تھا کہ میں طویل اداریے اس لئے لکھتا ہوں کہ میرے پاس وقت کم ہے۔ کرمانی صاحب نے کہا کہ میرے پاس بھی وقت کم ہے اس لئے اگر میں طویل تقریر کروں تو مجھے معاف فرمائیں۔ کرمانی صاحب نے کہا کہ ثاقب صاحب میرے ہمسائے رہے ہیں۔ آج بڑی مدت کے بعد ان سے ملاقات ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اور بڑھاپے کے درمیان بڑی کشمکش رہی ہے اور اس جنگ میں یہ جیت گئے ہیں اور بڑھاپا ہار گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کہا جاتا ہے کہ اگر کسی کے بارے میں صحیح رائے لینی ہو تو تین اشخاص سے حاصل ہو سکتی ہے۔ بیوی سے۔ وہ سب کچھ بتادے گی اگر بتانا چاہے تو۔ پھر ذاتی ملازم سے اور پھر ہمسائے سے۔ کرمانی صاحب نے کہا میں ثاقب صاحب کا ہمسایہ رہا ہوں۔ میں بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے بڑی خاموشی سے صحافت کی بے پناہ خدمات انجام دی ہیں۔ سچ پوچھیے تو اردو ادب سے لگاؤ میں جن چند شخصیات کا مجھ پر اثر ہے ان میں نمایاں شخصیت ثاقب صاحب کی ہے۔ کرمانی صاحب نے کہا کہ اگر میں ان کے مقام کو متعین کرنے بیٹھوں تو یہ کام میرے لئے بے حد مشکل ہے۔ یہ سوال منو بھائی راجہ غالب یا کشور ناہید کے لئے آسان ہوگا میرے لئے مشکل ہے۔ اردو ادب کے جو چند نام میرے ذہن میں آرہے ہیں وہ یہ ہیں۔ مرحوم سید سجاد حیدر ریلدرم "مجھے میرے دستوں سے بچاؤ"۔ ڈپٹی نذیر احمد‘ چراغ حسن حسرت‘ غلام رسول مہر‘ مولانا صلاح الدین ادبی دنیا والے‘ اور ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی۔ آپ ثاقب صاحب کو بھی اسی صف میں شمار کرسکتے ہیں۔ صحافت کے لحاظ سے جو لوگ ذہن میں ابھرتے ہیں وہ ہیں جناب حمید نظامی اور غلام رسول مہر۔ غلام رسول مہر نے منطق کو بالادستی عطا کی اور زبان کو اس کے تابع کردیا۔ نظامی بھی حتی المقدور اسی راہ پر چلے۔ ثاقب صاحب نے زبان کو اور ادب کو ساتھ ساتھ چلایا۔

کرمانی صاحب نے کہا کہ میں ادیب تو نہیں ہوں۔ ادیبوں کا خادم ہوں۔ اب لاہور ادبی لحاظ سے بانجھ ہو رہا ہے۔ میں آپ کو مبارک باد دیتا ہوں کہ آج کے بانجھ پن کے دور میں زندگی کے آثار اس تقریب کے ذریعے نمایاں کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ غلام بھیک نیرنگ جیسے لوگوں کا یہاں آکر دلوں کو گرمانا۔ پطرس بخاری۔ ڈاکٹر تاثیر۔ صوفی تبسم۔ مولانا عبدالمجید سالک۔ ان کے بعد کافی عرصہ اندھیرا رہا۔ اس صف میں اب ثاقب صاحب کو شمار کیا جاسکتا ہے۔ کرمانی صاحب نے کہا کہ میں نے اپنے آپ پر احسان کیا ہے کہ میں آج ثاقب صاحب کی عظمت کو نمایاں کررہا ہوں۔ اقبال نے کہا تھا کہ اردو وہ صحیح لکھے گا جس کو فارسی اور عربی پر عبور ہوگا۔ جناب ثاقب صاحب اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے اچھی اردو لکھتے ہیں کہ فارسی اور عربی بھی جانتے ہیں۔

ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں

محترمہ کشور ناہید صاحبہ کا خراج تحسین

محترمہ کشور ناہید صاحبہ نے جو ملک کی ممتاز ادیبہ' شاعرہ کالم نویس اور دانشور ہیں' کہا کہ جب ایک حکم اور ایک درخواست ہم آمیز ہو جائیں تو شریف جنجوعہ بنتا ہے۔ لہذا ثاقب صاحب کی تقریب اور جنجوعہ صاحب کی تحریک دونوں ہی اس قابل تھے کہ انہیں ٹالا نہیں جاسکتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ثاقب زیروی صاحب کے ذکر کے ساتھ ساتھ مجھے اپنی ادبی زندگی کا پورا سفر یاد آگیا۔ اس سفر کے کچھ نکات رقم کرنے کے ساتھ پورا عہد یاد آگیا۔ اور تمام ادبی شخصیات یاد آگئیں۔ انہوں نے اس موقعے پر جو مضمون پڑھا اس کا نام تھا خیال کی سیڑھیاں۔ محترم ثاقب زیروی صاحب کے حوالے سے لکھے گئے اس تخیلاتی اور ادبی شہ پارہ میں موصوفہ نے اپنی شاعری کے ابتدائی اور یادگار ایام بھی رقم کر دیئے۔ اور "سیڑھیاں" کے حوالے سے جن جن اہم ادباء اور شعراء سے ان کا تعارف رہا اور جن کے گھروں کو سیڑھیاں چڑھ کر جانا ہوتا تھا ان سب کا موصوفہ نے تذکرہ کیا۔ اس میں محترم ثاقب زیروی صاحب کے بیڈن روڈ والے دفتر کی "بہت ساری سیڑھیاں" بھی شامل تھیں جہاں موصوفہ کو جانے کا موقع ملتا رہتا تھا۔

محترمہ کشور ناہید صاحبہ نے بتایا کہ وہ دور مشاعروں کا دور تھا' اس میں دو شعراء بہت مشہور تھے ایک احسان دانش اور دوسرے ثاقب زیروی۔ جب مشاعرے ہوتے تو نوآموز شعراء ان کے پاس غزلیں لینے پہنچ جایا کرتے تھے اور بعض اوقات تو 70۔170 اشعار پر مشتمل طویل غزلیں ان کو حاصل ہو جایا کرتی تھیں۔ اور 1960ء کے لگ بھگ کے زمانے کو یاد کرتے ہوئے محترمہ نے کہا کہ طریق یہ ہوتا تھا کہ کسی مشاعرے کے منتظم ایک بڑے شاعر کو جس کے بہت سے شاگرد ہوں' ایک رقم مثلاً دس ہزار روپے دے دیتے تھے کہ فلاں تاریخ کو مشاعرہ ہے۔ آپ اتنے شعراء ساتھ لے آئیں اور اس رقم میں سے جس کو جتنا چاہیں دے دیں اور باقی آپ رکھ لیں۔ موصوفہ نے اپنی یونیورسٹی کی تعلیم کے دور کی غربت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس طرح سے کچھ کالج کی فیس اور گھر کے خرچ کو بھی سہارا مل جاتا تھا۔ محترمہ نے کہا کہ مجھے یاد ہے کہ محترم ثاقب زیروی صاحب اپنے زبردست ترنم کے باعث ہر مشاعرے میں چھائے رہتے تھے۔ اور اکثر مشاعروں میں ان کی نظم یا غزل کے بعد ان کی مشہور نظم "یاددہانی" سنائے جانے کی فرمائش ہوتی تھی۔ اور جب وہ اپنی اس مشہور نظم کا یہ بند سناتے

ہے کائنات نغمہ زن
ہوا ہوئے غم و محن

بکھر گئی نئی پھبن
جبل جبل دمن دمن

ہے اک عجیب بانکپن
روش روش چمن چمن

قدم بڑھاؤ جام لو
عنان زیست تھام لو

تو ہجوم ایک سوال سے ایک احتجاج اور ایک نعرہ بن جاتا۔ چند سال مشاعرے پڑھنے کے بعد ان کی زندگی کا نیا دور اس وقت شروع ہوا جب ان کی جماعت کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کے باعث وہ مشاعروں میں نہ بلائے جاتے۔ اس کے بعد وہ صحافت کے لئے وقف ہو گئے۔ محترمہ نے کہا کہ شاعر کے طور پر ان کے اشعار سنتے ہوئے جگر مراد آبادی کا آہنگ اور ترنم محسوس ہوتا ہے ثاقب صاحب ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے مداحین کا کوئی حلقہ نہ بنایا۔ موصوفہ نے ایک انگریز شاعرہ ایلس واکر کی یہ بات سنائی کہ جب شاعری میرے نزدیک آتی ہے تو ایک وقار' تشکر' ایک خواب اور ایمان کا احساس ہوتا ہے۔ محترمہ کشور ناہید نے کہا کہ اس میں ثاقب صاحب کے صبر کا بھی بہت حصہ حاصل ہے۔ کاش ثاقب صاحب میں اتنے صبر کا مادہ نہ ہوتا تو ہمارے پاس ان کے ایک دو مجموعے اور ہوتے۔

محترم منو بھائی کے تیرو نشتر

گریبان کے شہرت یافتہ کالم نگار مشہور شاعر' ادیب' صحافی' دانشور جناب منو بھائی نے بڑے لطیف اور خوبصورت انداز میں اپنا مضمون سنایا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ میرا مضمون عام طور پر میرے (کالم) گریبان کے ناپ کا یعنی چارگرہ سے۔زیادہ نہیں ہوتا۔ لیکن آج میرا مضمون طویل ہو جائے تو مجھے معاف رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ شریف جنجوعہ نے مجھے اظہار خیال کے لئے منتخب کرکے بہت اچھا کیا کیونکہ بات کرنے کے لئے میں ایک انتہائی ناموزوں شخص ہوں۔

جناب منو بھائی نے کہا کہ میں نے ثاقب کو بہت پڑھا ہے اور کل پاکستان اور کل ہند قسم کے مشاعرے لوٹتے دیکھا ہے۔ اس میں لٹنے والے سامعین ہوتے تھے۔ لیکن لطف کی بات یہ ہے کہ یہ لٹنے والے خیال و فکر کی دولت سے مالامال ہو کر واپس جاتے تھے۔ مشاعرے لوٹنے والے ثاقب زیروی اس دور کی نشانی ہیں جب شہرت کی کمائی ہی شرفاء کے لئے سب سے بڑی کمائی ہوا کرتی تھی۔ لیکن آج وہ صورت حال نہیں۔ ثاقب صاحب کی شہرت کی بلندیوں کے زمانہ میں ڈالڈا گھی کا ڈبہ چھپا کر گھر لایا جاتا تھا۔ آج حساس ایجنسیوں کے لوگ فخریہ اپنا پتہ بتاتے ہیں۔ اور خفیہ والوں کی ٹوپی پر خفیہ لکھا ہوتا ہے۔ محترم منو بھائی نے کہا کہ ثاقب زیروی اس دور کی ایسی شخصیت ہیں جن میں سوائے پیار محبت خلوص اور جذبے کے کچھ نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ثاقب صاحب کی بھرپور جوانی تو نہیں دیکھی اگرچہ کھنڈرات عمارت کے حسین ہونے کا پتہ دیتے ہیں۔ اور یہ نظر آتا ہے کہ جناب ثاقب صاحب جوانی میں بھی پاک دامن ہی تھے۔ جو پتھر یہ آج نہیں اٹھا سکتے وہ جوانی میں بھی نہیں اٹھایا۔ اگر شاعر جوان اور خوبصورت ہو اور پھر اچھا شاعر ہو تو وہ اسرار الحق مجاز نہیں تو احمد فراز تو بن ہی سکتا ہے۔ جناب منو بھائی نے کہا کہ تقسیم ملک پر بہت لوگوں نے لکھا ہے مگر ثاقب زیروی صاحب کی نظم کا ایک مصرعہ ہے

سلام تم پہ شہیدان عرصۂ تقسیم

یہ عرصۂ تقسیم کی ترکیب ہمیشہ مجھے بہت اچھی لگتی رہی ہے۔ یہ ان کی نظم بعنوان وقت کا مصرع ہے جو 1947ء کے دور کی یاد ہے۔ مگر یہ وقت ٹھہر نہیں جاتا۔ یہ ابھی تک جاری ہے مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا تھا کہ ملک تقسیم نہیں ہوا مسلمان تقسیم ہو گئے ہیں۔ آج یہ تقسیم در تقسیم نظر آ رہی ہے۔ مذہبوں' زبانوں' فرقوں اور نظریوں میں تقسیم ہے۔ اور یہ عرصہ تقسیم ختم ہونے میں ہی نہیں آرہا اور اگر یہ ختم نہ ہوا تو وہ دور بھی آنے والا ہے کہ ایک ماں اپنے بچے کو سڑک پر ڈھونڈ رہی ہو گی اور اس کا بچہ پچھلی گلی میں پک رہا ہو گا۔ منو بھائی نے یہ لفظ ایسے درد سے ادا کئے کہ ہال پر سناٹا چھا گیا۔ منو بھائی نے کہا کہ جب دلوں کی آرٹریز سکڑ رہی ہیں اور معاشرے کی رگوں میں اندھیرا اتر رہا ہے ایسے دور میں ثاقب زیروی جیسے لوگ روشنی کی کرن ہیں۔ ہم ان غیر ملکی عطاروں کے لونڈے بنے ہوئے ہیں جن کو ہماری اس وقت تک ضرورت ہے جب تک ان لونڈوں کے جسم زندہ ہیں۔ کیونکہ سرطان مردہ جسم میں پرورش نہیں پاسکتا۔ اور جن چوہوں پر طبی تجربے کرنے ہوتے ہیں ان کا زندہ رہنا ضروری ہوتا ہے۔ اس نظام کو اور اس دور کو سرمایہ داری یا کمیونزم یا کسی اسامہ بن لادن یا ریاض بسرا سے خطرہ نہیں بلکہ اس نظام کو صرف ثاقب زیروی سے خطرہ ہے۔ ان پر تو یہی مصرعہ صادق آتا ہے

ع
کچھ سانوں مرن دا شوق وی سی

اور جب انسان کو شہادت کی آرزو ہو تو ایسے ہی انسان جنم لیا کرتے ہیں۔

راجہ غالب احمد صاحب کی گفتگو

جناب منو بھائی کے بعد معروف دانشور' ادیب اور شاعر راجہ غالب احمد تشریف لائے جو ادبی میدان میں غالب احمد کے نام سے مشہور ہیں۔ چنانچہ جب ان کا نام پکارا گیا تو صدر محفل احمد فراز نے حیرانی سے کہا کہ آج پتہ چلا ہے کہ غالب احمد' راجہ بھی ہیں۔

جناب راجہ غالب احمد صاحب نے کہا کہ ارادہ تو میرا یہی تھا کہ جو مضمون لکھا ہوا ہے میں وہی پڑھوں گا۔ لیکن جس کھلے ماحول میں باتیں ہو رہی ہیں اور بولنے والوں نے جس کھلے دل سے ثاقب زیروی صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا ہے اس دور سے گذرتے ہوئے اب میں اپنا لکھا ہوا مقالہ نہیں پڑھوں گا۔ بلکہ کچھ اور باتیں آپ سے کروں گا۔

غالب صاحب نے کہا کہ منو بھائی نے ہمیں بہت ڈرایا ہے۔ وہ رجائی بھی ہیں۔ میں بھی رجائی ہوں۔ ہم جیسے لوگ تو گریباں چاک بھی کر لیا کرتے ہیں۔ جس دور سے ہم اب گذر رہے ہیں اس دور میں یہ بھی حسن اتفاق ہے کہ ثاقب زیروی ہمارے ساتھ ہیں۔ یہ محض حسن اتفاق نہیں بلکہ دور رس نگاہوں سے بھانپنے والی بات ہے۔

راجہ صاحب نے کہا کہ یہ فقرہ بھی کہا گیا کہ اب Last Chance (آخری موقع) ہے اور Do and die والی بات ہے۔ یہ ملک یہ وطن اور یہ ملت' ایک قوم اس لئے بنی تھی کہ بنی رہے۔ ثاقب زیروی جیسے لوگ جنہوں نے اس کے لئے قربانیاں دیں اور جو 19۔ اکتوبر کو 80 سال کے ہو چکے ہیں اور آج 80 سال ایک ماہ اور ایک دن کے ہو گئے ہیں۔ ان کی زندگی قریب قریب صدی پر محیط ہے۔ ان کا دور وہ دور تھا جو مشاعرے اور سنجیدہ مشاعرے کا دور تھا۔ یہ احمد فراز سے بھی پہلے کا دور تھا۔ یہ ثاقب' جگر' احسان دانش' سیف الدین سیف' ساغر اور بہت سے دوسرے لوگوں کا دور تھا جو ادب کی خدمت کرتے' ادب کے ساتھ اپنی زندگی لٹاتے اور مٹاتے تھے۔ لیکن ان لوگوں نے عصری تہذیب سے کبھی بے اعتنائی نہیں برتی۔

راجہ صاحب نے کہا کہ ثاقب کا کلام سنجیدہ ادبی روایت کا کلام ہے۔ یہ اس سنجیدہ ترنم کی یادگار ہے' جس کا اب رواج ہی نہیں رہا۔ وہ لہجہ استادوں کے پاس تھا۔ اور یہ استادوں ہی کی بات تھی۔ ثاقب صاحب کا آنا کسی بھی مجلس کو حسن بخشتا تھا۔ مکرم راجہ صاحب نے بتایا کہ ثاقب صاحب کے ایک استاد جن کی یہ بہت عزت کرتے ہیں مولانا عبدالمجید سالک نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ 'ثاقب کی تربیت ایک ایسے مذہبی ماحول میں ہوئی ہے جہاں شرافت اور شرم فکر و عمل کی بنیاد ہوتے ہیں۔ یہ بھی نفسی بے راہ روی یا فکری آوارگی کا شکار نہیں ہوتے۔ ان کی شاعری میں جدت ہے مگر ابتذال نہیں' دین ہے ملائیت نہیں' غریبوں اور کمزوروں کے حق میں اٹھائی جانے والی آواز ہے مگر کیمونزم نہیں۔ مجھے کبھی خطرہ نہیں ہوا کہ ثاقب اس مسلک سے کبھی بھی پیچھے ہٹیں گے۔

راجہ صاحب نے کہا کہ ثاقب صاحب شش جہت شخصیت ہیں۔ اللہ ان کی عمر میں برکت ڈالے۔ صحافت میں برکت ڈالے۔ یہ چیلنج ہے کہ اردو ویکلی کی تاریخ میں ہندوستان و پاکستان میں (السٹرٹیڈ ویکلی کو چھوڑ کر) ہفت روزہ لاہور جیسا طویل المدت' تواتر کے ساتھ شائع ہونے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والا کوئی اور ہفت روزہ نہیں۔ جس کی زندگی میں کوئی خزاں کا دور نہ ہو۔

شریف جنجوعہ صاحب کی باتیں

بعد ازاں اس تقریب کے روح رواں جناب شریف جنجوعہ صاحب نے کہا کہ میں ذاتی حیثیت میں بھی جناب ثاقب کے بارے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ دراصل شعر سے میری واقفیت اور شناسائی اس وقت سے ہے جب مجھے بچپن میں پڑھنا لکھنا بھی نہیں آتا تھا۔ ثاقب صاحب سے تعارف۔ بچپن ہی میں ان کے نعتیہ اشعار سن کر ہوا۔ میں جب میٹرک میں کراچی میں تھا تو ایک بہت بڑا آل پاکستان مشاعرہ ہوا جس کی صدارت جناب خواجہ ناظم الدین نے کی جو اس وقت ملک کے گورنر جنرل تھے۔ ہندو پاک سے تمام بڑے بڑے اور بزرگ شعراء اس میں تشریف لائے تھے۔ اس میں جناب ثاقب زیروی نے اپنی مشہور نظم یاددہانی سنائی۔ خواجہ صاحب نے مشاعرے کے اختتام پر آپ کو سٹیج پر بلایا اور دوبارہ نظم پڑھوائی اور مشاعرہ ختم ہونے کے بعد آپ کو اپنے ساتھ گورنر جنرل ہاؤس لے گئے اور ایک ہفتے تک آپ خواجہ صاحب کے مہمان رہے۔ خواجہ صاحب نے رسالہ لاہور کے اجراء میں بھی آپ کی ہمت افزائی اور مدد کی۔

جناب جنجوعہ صاحب نے کہا کہ میرے لئے ثاقب زیروی صاحب کا نام ایک معتبر دوست کا نام ہی نہیں بلکہ ایک دعاگو بزرگ کا نام ہے۔ میں ان لوگوں میں سے ہوں جو دعا پر یقین رکھتے ہیں۔ جب بھی مجھے کوئی تکلیف ہوتی ہے ان کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں۔ اور یہ اللہ کا احسان ہے کہ ثاقب صاحب نے ہمیشہ مجھ پر شفقت کی ہے اور میرے لئے دعائیں کی ہیں۔ میں دل کی گہرائیوں سے ان کا احترام کرتا ہوں۔ بہت دنوں سے خواہش تھی کہ ثاقب صاحب کے ساتھ ایک شام منعقد کی جائے۔ آج خدا کے فضل سے یہ خواہش پوری ہوئی ہے میں کشور ناہید، منو بھائی (جو مجھے بہت عزیز ہیں) اور راجہ غالب صاحب کا مشکور ہوں۔ میری سب سے بڑی خوش قسمتی یہ بھی ہے کہ آج ہم میں احمد فراز موجود ہیں۔ یہ بہت ہی مبارک موقع ہے ان سے بڑی اور کوئی شخصیت اس تقریب کی صدارت کے لئے موزوں نہیں تھی۔

جناب ثاقب زیروی صاحب کا کلام

اس کے بعد آج کی تقریب اور آج کی شام کے نقطۂ مرکزی قابل صد احترام بزرگ عظیم شاعر، صحافی، ساحرانہ لحن کے مالک، تاریخ ساز خدمات کے امین بزرگ محترم جناب ثاقب زیروی صاحب کو دعوت کلام دی گئی۔ محترم ثاقب صاحب نے فرمایا کہ وہ ایک نعت ایک غزل اور ایک نظم سنائیں گے۔ اس سے زیادہ کچھ نہ سنا سکیں گے۔ چنانچہ انہوں نے سب سے پہلے اپنی نعت سنائی۔ ایک ایک شعر پر حاضرین کی طرف سے داد و تحسین کا شور بلند ہوتا۔ اور جملہ حاضرین وقت کے عظیم شاعر کو اپنے سامنے پاکر اپنی سعادت پر مسرور شاداں تھے۔

محترم ثاقب صاحب جو نعت سنائی اس کے چند اشعار یہ ہیں:-

ہر عزم کی روشن پیشانی پر نام تمہارا دیکھا ہے
ہر وقت کے بہتے دھارے پر پیغام تمہارا دیکھا ہے

نصرت نے تمہاری عظمت کے بےباک ترانے گائے ہیں
رحمت کے دمکتے ہونٹوں پر الہام تمہارا دیکھا ہے

اے رحمت عالم دونوں جہاں حلقے ہیں تمہاری زلفوں کے
از صبح ازل تا شام ابد اک دام تمہارا دیکھا ہے

اس کے بعد آپ نے ایک غزل سنائی۔

یہ تو نہیں کہ آپ کی عادت کرم نہیں
اتنا ضرور ہے کہ نگاہوں میں ہم نہیں

بے مائیگی عشق تو دیکھو کہ ان دنوں
جلوے تو روبرو ہیں نگاہیں بہم نہیں

ثبت است برجریدہ عالم دوام ما
ہم کو مٹا سکے یہ زمانے میں دم نہیں

اک ہم بھی ہیں کہ اشک رواں کی زبان سے
ہر اک سے کہہ رہے ہیں ہمیں کوئی غم نہیں

آخر میں آپ نے اپنی مشہور عالم نظم "یاددہانی" سنائی جس کا ایک بند یہ ہے۔

وہ بے حساب عصمتیں
وہ بے مثال برکتیں

جو دن دہاڑے لٹ گئیں
تمہیں جو یاد تک نہیں

یہ ان کا خون ہے پیو
پیو پلاؤ اور جیو

اس کے بعد ادارہ تعمیر نو کی طرف سے صدر مجلس جناب احمد فراز نے محترم ثاقب زیروی صاحب کی خدمت میں ایک قلم کا تحفہ پیش کیا۔

جناب احمد فراز کا خطاب

اس تقریب کی صدارت سپریم کورٹ کے ایک فاضل جج صاحب نے کرنی تھی لیکن وہ نہ آسکے تو فراز صاحب کو صدر بنایا گیا جناب احمد فراز نے کہا کہ پرانے زمانے میں یہ دستور تھا کہ جب بادشاہ کی ضرورت ہوتی تو صبح سویرے جو شخص سب سے پہلے آتا اس کے سر پر تاج رکھ دیا جاتا اس لاہور شہر کی یہ روایت معلوم ہوئی کہ جو آخر میں آئے اس کے سر پر تاج صدارت رکھ دیا جاتا ہے۔

جناب فراز نے کہا کہ ثاقب صاحب جیسے لوگ شخصیتیں نہیں ہوتیں۔ یہ تہذیبیں ہوتی ہیں۔ ان کو سنبھالے رکھنا اور ان کی حفاظت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ فراز صاحب نے بتایا کہ آج ہیں (احمد ندیم) قاسمی صاحب کی طبیعت کی خرابی کا سن کر آیا تھا۔ جس جہاز میں آرہا تھا۔ اسی میں کشور ناہید بھی لاہور آرہی تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ لاہور میں جناب ثاقب زیروی کے صاحب کے ساتھ یہ شام منائی جارہی ہے۔ میں صرف ایک عقیدت مند اور پرانے مداح کی حیثیت سے اس تقریب میں شامل ہونے آگیا تھا۔ خدا ان کو بہت لمبی عمر عطا کرے۔ یہ ایسی شخصیات ہیں کہ جن کے بارے میں یہ شعر ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ چند شمعیں بچ گئی ہیں ان کے گرد حلقہ کرکے بیٹھ جاؤ تاکہ کچھ تو روشنی ان سے حاصل ہوتی رہے۔

آخر میں فراز صاحب نے حاضرین کے پرزور اصرار پر اپنی ایک غزل سنائی۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں۔

رفاقتوں میں پشیمانیاں تو ہوتی ہیں
کہ دوستوں سے بھی نادانیاں تو ہوتی ہیں

بس اس سبب سے کہ تجھ پر بہت بھروسہ تھا
گلے نہ ہوں بھی تو حیرانیاں تو ہوتی ہیں

فراز بھول چکا ہے ترے فراق کے دکھ
کہ شاعروں میں تن آسانیاں تو ہوتی ہیں

آخر میں مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ اور یوں اس یادگار خوبصورت اور حسین شام کا اختتام ہوا جو اہل لاہور کو مدتوں یاد رہے گی۔ شریف جنجوعہ صاحب آپ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ بہت بہت شکریہ!!

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مرتبہ۔ چوہدری عطاء الرحمان محمود صاحب۔ منتظم صحت جسمانی

مجلس انصار اللہ مقامی کی سالانہ کھیلیں

مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے شعبہ ذہانت و صحت جسمانی کے زیر اہتمام "آل ربوہ سالانہ کھیلیں" منعقد کرنے کے لئے ربوہ کو (8) بلاکس میں تقسیم کیا گیا۔ مقابلوں میں انفرادی اور اجتماعی مقابلہ جات شامل تھے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

انفرادی مقابلہ جات سلو سائیکلنگ۔ سائیکل ریس، دوڑ سو میٹر، کلائی پکڑنا، مشاہدہ و معائنہ اور میوزیکل چیئر۔

اجتماعی مقابلہ جات رسہ کشی، والی بال اور پیغام رسانی

ابتدائی راؤنڈ مورخہ 13۔ اگست 1999ء سے بلاکس میں مقابلوں کا آغاز ہوگیا۔ جو 27۔ اگست تک چلا۔ اس دوران بلاکس میں رسہ کشی اور دیگر مقابلہ جات منعقد کروائے گئے۔ انفرادی مقابلہ جات حلقہ کی سطح پر منعقد کروائے گئے اور ہر حلقہ سے منتخب ہونے والے انصار کو فائنل مقابلہ جات کے لئے منتخب کیا گیا۔

فائنل مقابلہ جات آل ربوہ سالانہ کھیلوں کے فائنل مقابلہ جات مورخہ 10 ستمبر 1999ء کو دارالرحمت غربی کی گراؤنڈ میں منعقد ہوئے۔ حلقہ جات سے منتخب ہو کر آنے والے انصار ان مقابلوں میں شامل ہوئے۔ سب سے پہلا مقابلہ سائیکل ریس کا تھا۔ مکرم محترم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری زعیم صاحب اعلیٰ ربوہ نے دعا کے ساتھ ان مقابلوں کا افتتاح فرمایا۔ سائیکل ریس یوٹیلٹی سٹور ربوہ کے نزدیک سے شروع ہوئی اور سوئمنگ پول کے قریب جاکر ختم ہوئی۔ باقی تمام کھیلوں کے مقابلہ جات دارالرحمت غربی کی گراؤنڈ میں منعقد ہوئے۔ گراؤنڈ کو پہلے ہی درست کرلیا گیا تھا اور صفائی کروادی گئی تھی۔ کھلاڑیوں اور مہمانوں کے لئے ٹھنڈے پانی کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ مختلف مقابلوں کے لئے گراؤنڈ میں چونے سے نشان لگا دیئے گئے تھے۔ کھلاڑیوں نے بڑے جوش و خروش اور نظم و ضبط کے ساتھ مقابلوں میں حصہ لیا۔ مقابلوں کو دیکھنے کے لئے انصار دوستوں کے علاوہ خدام بھی موجود تھے۔ محترم زعیم صاحب اعلیٰ بھی سارا وقت گراؤنڈ میں رہے اور کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

مقابلوں کے اختتام پر کھلاڑیوں اور مہمانوں کی چائے کے ساتھ تواضع کی گئی۔ ان مقابلوں کے انعامات سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ ربوہ کے موقعہ پر تقسیم کئے جانے تھے۔ لیکن بوجوہ سالانہ اجتماع نہ ہو سکنے کے باعث تقسیم انعامات کی تقریب 18 نومبر 1999ء کو مجلس انصار اللہ ربوہ کے ہال میں منعقد کی گئی۔ اس موقعہ پر تلاوت کے بعد مکرم زعیم صاحب اعلیٰ نے مختصر رپورٹ پیش کی پھر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے انصار میں انعامات تقسیم فرمائے۔

خطاب کے بعد صدر محترم نے دعا کروائی۔ اور پھر تمام حاضرین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

لفٹ ایک امریکی ایلی شا اوٹس (Elisha Otis) نے 1857ء میں مختلف چیزوں کو اٹھانے والی لفٹ ایجاد کی۔

ایلومینیم ایلومینیم کا استعمال آج کل کے دور میں بہت عام ہے۔ سب سے پہلے ایلومینیم 1825ء میں ڈینش سائنسدان نے علیحدہ (Isolate) کیا۔ کیونکہ اس سے پہلے اس صدی کے شروع میں برطانوی کیمیادان ہمفرے (Humphry) نے اس کی موجودگی کا پتہ لگایا تھا مگر وہ اسے دوسری دھاتوں سے علیحدہ نہ کرسکا۔ آہستہ آہستہ اس کا استعمال اس قدر عام ہوگیا کہ شاید ہی کوئی گھر ہو جس میں ایلومینیم موجود نہ ہو۔ لیکن اب اس کے نقصانات واضح ہو کر سامنے آرہے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ محترم مولانا محمد دین صاحب مربی سلسلہ دارالعلوم غربی ربوہ بعارضہ جگر شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس مخلص خادم سلسلہ وجود کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم چوہدری محمد مجید احمد صاحب آفس سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ کورٹ سانگھڑ کو تخریب کاروں نے فائرنگ کر کے مورخہ 99-10-7 کو شدید زخمی کر دیا۔ ان کی بائیں ران کا آپریشن مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صاحب صدیقی نے اپنی نگرانی میں فضل عمر میڈیکل سنٹر میرپور خاص میں کرایا تھا اب رو بصحت ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت یابی کے لئے دعا کریں کہ ان کی ران کی ہڈی کا جوڑ صحیح لگ جائے۔

○ محترمہ سردار بی بی صاحبہ پشاور میں بیمار ہیں۔ دو سال قبل ان کے بیٹے کو کسی نے مار دیا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں ہے۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ آپ ان کی شفاء یابی اور بچوں کی سلامتی کے لئے دعا کریں۔

○ محترمہ نظیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد قمر صاحب سنوری ایک سال سے بیمار ہیں آج کل ان کو گردوں کی تکلیف ہے بہت کمزور ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم شبیر احمد صاحب گلشن بیکرز ربوہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 99-11-7 کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام نوید احمد تجویز ہوا ہے نومولود مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب جٹ کوٹ مومن والے کا پوتا اور مکرم بشیر احمد صاحب بھٹی کا نواسہ ہے احباب جماعت سے بچے کی صحت اور درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ محلہ علوم غربی حلقہ خلیل ربوہ لکھتی ہیں۔

ہمارے محلہ کی نہایت مخلص اور داعیہ الی اللہ مکرمہ روبینہ ارشد صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب مانگٹ کی والدہ مکرمہ مراد بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری محمد یعقوب صاحب مانگٹ مورخہ 99-11-15 کو مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ مکرم خالد قریشی صاحب معلم اصلاح و ارشاد مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی اور اونچہ مانگٹ میں ہی احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد از تدفین مکرم موصوف نے ہی دعا کروائی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

○ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب (ر) نائب ناظر اصلاح و ارشاد تحریر فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے میرے چھوٹے فرزند سید ولی احمد صاحب صادق مقیم ڈنمارک کو مورخہ 18۔نومبر 1999ء کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس بچہ کو دیندار خادم دین اور قرۃ العین بنائے آمین

فیلوشپ / سکالرشپ

○ (مرسلہ:۔ نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

ہالینڈ کی حکومت ہالینڈ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے چار مختلف سکالرشپ / فیلوشپ طلباء و طالبات کے لئے ہر سال آفر کرتی ہے۔ ان کے نام اس طرح سے ہیں۔

ریگولر فیلوشپ پروگرام (RFP)

سپیشل فیلوشپ پروگرام (SFP)

یونیورسٹی فیلوشپ پروگرام (UFP)

Jan-Tinbergen سکالرشپ پروگرام (TSP)

R F P اور SFP مختلف ماسٹرز و پیشہ ور پروگرام کے لئے دیئے جاتے ہیں اور ان کو حاصل کرنے کے لئے متعلقہ فیلڈ میں "ONJOB" ہونا ضروری ہے۔

U F P ان کو دیا جاتا ہے جنہوں نے حال ہی میں 4 سالہ بیچلرز یا ماسٹرز مکمل کیا ہو۔

T S P طلبہ کو دیا جاتا ہے۔

جو طلبہ مندرجہ بالا کسی ایک پروگرام میں داخلہ کے خواہشمند ہوں ان کے لئے مندرجہ ذیل شرائط پر اترنا ضروری ہے۔

1۔ طالب علم کا تعلق کسی ترقی پذیر ملک سے ہو۔

2۔ متعلقہ مضمون میں اچھا تعلیمی ریکارڈ ہو۔

3۔ انگریزی زبان میں مہارت ہو۔ اس کے لئے Toefl یا Ielts کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔

4۔ اس سے قبل ماضی قریب میں بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لئے نہ گئے ہوں۔

5۔ مندرجہ بالا سکالرشپ / فیلوشپ کے لئے ہالینڈ کے سفارت خانہ یا مندرجہ ذیل پر لکھ کر تفصیلی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔

NUFFIC
P.O.BOX 29777
2502 LT, THE HAGUE
THE NETHERLANDS
Web:-http://WWW.. nuffic.nl

مندرجہ بالا فیلوشپ ان مضامین کے لئے دیئے جاتے ہیں۔

ایگریکلچر و متعلقہ مضامین۔ مینیجمنٹ و بزنس۔ میڈیسن۔ ملٹی میڈیا و کمیونیکیشن۔ سائنس و ٹیکنالوجی۔ کلچر و سوشل سائنس۔ ایجوکیشن۔ فائن آرٹس۔ لاء

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

انڈونیشیا میں مظاہرے

انڈونیشیا کے مختلف علاقوں میں مظاہرے ہوئے۔ علیحدگی پسندی کے رجحانات کے حامل صوبے آچے میں مظاہرین پر فوج نے فائرنگ کر دی متعدد افراد ہلاک ہوگئے۔ بالی کے جزیرے میں جیل سے سینکڑوں قیدی فرار ہوگئے۔ 14 گارڈز کو یرغمال بنا لیا گیا۔ جیل کا دفتر نذر آتش کر دیا گیا۔ پولیس نے بھاگنے والے قیدیوں میں سے 104- کو دوبارہ گرفتار کر لیا۔ جزیرہ آچے میں علیحدگی پسند مظاہرین نے قومی پرچم کی بے حرمتی کی۔ یہ واقعات آچے کی ایک علیحدگی پسند تنظیم کے 23 ویں یوم تاسیس کے ایک روز بعد پیش آئے۔

فرانس میں دوسرے روز بھی دھماکہ

فرانس میں سات منزلہ عمارت تباہ ہونے کے اگلے دن ایک اور چار منزلہ عمارت دھماکے سے تباہ ہو گئی۔ 18- افراد ہلاک ہوگئے۔ درجنوں افراد ابھی تک ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ دھماکہ کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

ایران میں عبداللہ نوری کے حق میں مظاہرے

ایران کے سرکردہ اصلاح پسند رہنما عبداللہ نوری جنہیں پانچ سال کی سزا ہوئی ہے۔ ان کی حراست کے خلاف تہران میں ایرانی یونیورسٹی کے سینکڑوں طلباء نے پرامن مظاہرہ کیا۔ کچھ طلباء نے سنسرشپ کی علامت کے طور پر منہ پر ٹیپ چپکا رکھی تھی۔ مظاہرین سے پولیس کی جھڑپوں میں 2- افراد ہلاک ہوگئے۔ مظاہرین نے سرکاری عمارتوں پر پتھراؤ کیا۔ پولیس نے انہیں منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج اور آنسو گیس کا استعمال کیا۔ 40 طلباء شدید زخمی ہوگئے۔ متعدد کو گرفتار کر لیا گیا۔ مذہبی عدالت کا کہنا ہے کہ چونکہ نوری نے سزا کے خلاف اپیل نہیں کی لہٰذا اسے پوری قید کاٹنا ہوگی۔

لوک سبھا میں سخت ہنگامہ

بابری مسجد کے مسئلے پر لوک سبھا میں زبردست ہنگامہ کے نتیجے میں کارروائی دو گھنٹے تک ملتوی رہی۔ ہنگامہ حکومت سے کارروائی کی رپورٹ مانگنے پر ہوا۔ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ مسلم لیگی رکن نے الزام لگایا کہ وزیر داخلہ ایڈوانی جان بوجھ کر میرے سوال کے جواب نہیں دے رہے۔ کانگریس کے رکن سندوش موھن دیپ نے ایڈوانی پر معاملے میں ملوث ہونے کا الزام لگاتے ہوئے ان سے وزارت داخلہ کی ذمہ داریاں چھوڑنے کا مطالبہ کر دیا۔

بابری مسجد کا یوم شہادت

بابری مسجد کے یوم شہادت کے موقع پر بھارت کے شہروں حیدر آباد اور صوبے آندھرا پردیش میں مکمل ہڑتال رہی۔ بعض اہم سیاسی جماعتوں نے اس دن کو یوم سیاہ کے طور پر منایا۔ اس دن کو انتہا پسندوں نے یوم فتح کے طور پر منایا۔ اترپردیش میں فسادات کے خطرہ کے پیش نظر سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے تھے۔ چالیس مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا۔ دہلی میں زیادہ ہنگامے ہوئے جہاں 6 مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔ انتہا پسند ہندوؤں نے مسلمانوں پر حملے کئے۔ کاروبار زندگی معطل ہو گیا۔

آسٹریلیا کا کلنٹن پر الزام

آسٹریلیا نے امریکی صدر کلنٹن پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے عالمی تجارتی تنظیم کے اجلاس منعقدہ سیاٹل میں عالمی لیڈر کی بجائے امریکی نمائندے کا کردار ادا کیا۔ آسٹریلوی نائب وزیر اعظم نے کہا کہ امریکی اس پوزیشن میں تھے کہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے ڈبلیو ٹی او مذاکرات کو کامیابی سے ہمکنار کر سکتے۔ لیکن انہوں نے صرف امریکی مفادات کے لئے کام کیا۔ یورپی یونین بھی ناکامی میں برابر کی شریک ہے۔

مریخ پر بھیجا جانے والا مشن ناکام

مریخ پر بھیجا جانے والا پانچواں مشن بھی ناکام رہا۔ مصنوعی سیارے سے رابطہ نہ ہو سکا۔ امریکی خلائی ادارے ناسا کی جانب سے بھیجا جانے والا پولر لینڈر جمعہ کو مریخ پر اترا تھا اس کے بارے میں امید تھی کہ وہ مریخ سے تازہ ترین معلومات بھیجے گا مگر پولر لینڈر کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

ہر قرارداد مسترد کر دیں گے

عراق نے کہا ہے کہ پابندیاں ختم نہ ہوئیں تو سلامتی کونسل کی ہر اس قرارداد کو مسترد کر دیں گے جس میں پابندیاں ختم ہونے کا ذکر نہ ہو۔ یہ اعلان بغداد میں صدر صدام حسین کی زیر صدارت انقلابی کمان کونسل کے اجلاس میں کیا گیا۔

گروزنی کا محاصرہ کرنے میں ناکامی

روس گروزنی کا محاصرہ کرنے میں ناکام ہو گیا ہے۔ روس نے چیچن مجاہدین کے لئے عام معافی کا بھی اعلان کیا ہے۔ مسلح افراد نے گروزنی اور گردونواح کے شہروں کے قلعے مضبوط کر لئے۔ مجاہدین نے روسی فوج کے خلاف چھاپہ مار جنگ تیز کر دی روسیوں نے اب کہنا شروع کر دیا ہے کہ روسی فوج کا گروزنی پر حملے کا اب کوئی امکان نہیں۔

یورپی یونین کی رکنیت کے لئے

ترکی کے وزیر اعظم بلند ایجویت نے کہا ہے کہ یورپی یونین کی رکنیت حاصل کرنے کے لئے کرد باغی لیڈر عبداللہ اوجلان کی سزائے موت پر عمل درآمد روکا جا سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 7 دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 11 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 21 درجے سنٹی گریڈ
بدھ 8- دسمبر- غروب آفتاب- 5-07
جمعرات 9- دسمبر- طلوع فجر- 5-27
جمعرات 9- دسمبر- طلوع آفتاب- 6-54

نواز شریف کی درخواست نامنظور

سپریم کورٹ نے معزول وزیراعظم نواز شریف کے خلاف انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں مقدمے کی سماعت روکنے کے لئے سابق ایم این اے سید ظفر علی شاہ کی استدعا مسترد کردی ہے- اور کہا ہے کہ قانون میں ایسی کوئی شق نہیں جس کے تحت خصوصی عدالت میں سماعت روکی جا سکے- طیارہ کیس خصوصی عدالت میں چلے گا۔

سپریم کورٹ پر حملہ کیس

سپریم کورٹ پر حملہ کیس میں پیش کرنے کے لئے سابق وزیراعظم نواز شریف کو اسلام آباد منتقل کردیا گیا ہے- دارالحکومت میں دفعہ 144 لگادی گئی ہے-

نواز حکومت کی برطرفی کے خلاف درخواستیں منظور

سپریم کورٹ نے نواز حکومت کی برطرفی کے خلاف درخواستیں منظور کرلی ہیں- 31- جنوری 2000ء سے روزانہ سماعت ہوگی- حکومت کو 17- جنوری تک جواب داخل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے-

سپریم کورٹ کو سماعت کا اختیار ہے

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ کو آئین کے تحت تمام مقدمات کی سماعت کا اختیار ہے- چیف جسٹس نے سپریم کورٹ کے دائرہ اختیار سے متعلق اٹارنی جنرل کا اعتراض مسترد کردیا- اور کہا ہے کہ حکومت کی برطرفی ایک اہم معاملہ ہے اسکی سماعت کے لئے بڑا بنچ بنے گا- سپریم کورٹ کے 5 رکنی بنچ نے معاونت کے لئے ایس ایم ظفر اور دیگر ممتاز وکلاء کو اپنا معاون مقرر کیا ہے-

قاتل زنجیر برآمد

100- بچوں کے قتل کیس میں اعتراف جرم کرنے والے ملزموں کی نشان دہی پر پولیس نے آلہ واردات کے طور پر گلا دبانے والی زنجیر برآمد کرلی ہے- ملزموں نے اعتراف کیا ہے کہ ہمارے سامنے 30 سے زیادہ وارداتوں میں بچوں کو زنجیر سے گلا دبا کر مارا گیا- ایک لڑکی کو بھی قتل کیا گیا جو اکثر ان کے گھر انہیں ملنے آیا کرتی تھی- زیادہ تر شکار یادگار چوک اور داتا دربار سے ملے- تھانہ راوی روڈ سے گم شدہ

بچوں کے والدین اور رشتہ داروں نے 65 بچوں کے کپڑوں اور جوتوں سے اپنے جگر گوشوں کی شناخت کرلی ہے- تھانے میں "موت کی شناخت" کے کربناک عمل میں جونہی ماں باپ کے سامنے اپنے بچوں کی تصویر، کپڑے یا جوتے آتے تو دلدوز چیخوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔

پولیس بری الذمہ نہیں

گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ 100 بچوں کے قتل سے پولیس بری الذمہ نہیں کوئی گھناؤنا کاروبار پولیس کے علم کے بغیر نہیں ہو سکتا- میں یہ نہیں کہتا کہ پولیس بچوں کے قاتل کو جانتی ہے- اس محکمے کو ٹھیک کرنا ہوگا- سانحہ لاہور پولیس کی ناکامی کا ثبوت ہے- سنگین واقعات کی روک تھام کیلئے ادارہ بنادیا ہے-

100 بچوں کا قتل کیس

سابق آئی جی حاجی حبیب الرحمان نے کہا ہے کہ کپڑوں اور جوتوں کی شناخت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ تمام بچے قتل کئے گئے ہوں- بلکہ ممکن ہے کہ سمگل کردیئے گئے ہوں یا کسی خرکار کیمپ میں انہیں بھیج دیا گیا ہو-

پوسٹ مارٹم رپورٹ

سو بچوں کے سفاک قاتل جاوید کے کارخانہ میں تیزاب کے ڈرموں سے برآمد ہونے والے انسانی اعضاء کی پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق یہ اعضاء 18 سال سے کم عمر بچوں کے ہیں- پولیس نے قاتل جاوید اقبال کے مزید اڈوں کا بھی انکشاف کیا ہے- یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جنونی قاتل نے لاہور میں عیاشی کے لئے 4 کنال کی کوٹھی بھی تعمیر کروائی تھی اور بچے ڈرانے کے لئے سانپ اور خونخوار کتے بھی رکھے ہوئے تھے- کوٹھی کی بیرونی دیوار پر خاردار تار لگا رکھی تھی جس میں رات کے وقت بجلی کا کرنٹ چھوڑ دیا جاتا-

نئی خصوصی عدالتیں

وفاقی وزیر قانون اور اٹارنی جنرل عزیز اے منشی نے کہا ہے کہ نئی خصوصی عدالتیں تین روز میں قائم کردی جائیں گے- انسداد دہشت گردی کے شیڈول میں تبدیلی سے کوئی نیا جرم اس میں شامل نہیں کیا گیا-

6- احتساب عدالتیں قائم کردی گئیں

چیف جسٹس آف پاکستان کے مشورہ سے صدر مملکت نے چھ احتساب عدالتوں کے لئے سیشن ججوں کا تقرر کردیا ہے-

بینظیر سے کلثوم نواز کی التجا

معزول وزیراعظم محمد نواز شریف کی اہلیہ کلثوم نواز نے کہا ہے کہ بینظیر بھٹو ہمارے حق میں ایک بیان دے دیں تو ان کی مہربانی ہوگی- نصرت بھٹو نے بہت ظلم برداشت کئے- پہلے شوہر پھر بیٹے چھین لئے گئے- نواز شریف کو آصف زرداری کا کھانا بھجوانا اچھا لگا- اس موقع پر معزول وزیراعظم کی بیٹی مریم صفدر نے کہا کہ ہمیں امید تھی کی بینظیر ہم سے ہمدردی کا اظہار کریں گی- وہ ہماری مخالف تھیں اب نہیں- اس وقت ہمارا مقصد ایک ہے-

شہباز شریف کی کرپشن کے ثبوت

حکومت نے شہباز شریف کی کرپشن کے ثبوت احتساب بیورو کے سپرد کردیئے ہیں- گورنر پنجاب نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا کام صرف کرپشن کے ثبوت احتساب بیورو کے سپرد کرنا ہے- 52 سالوں کی کرپشن 57 دنوں میں ختم نہیں ہو سکتی- عدلیہ پر مکمل اعتماد ہے-

کور کمانڈروں کا اجلاس

کور کمانڈروں کے اجلاس میں دیگر اہم امور کے علاوہ طیارہ کیس پر بھی غور کیا گیا-

خوشخبرو
تازہ اور خالص دودھ- دھی کی کامیابی کے بعد
اب خالص دیسی گھی ہر وقت دستیاب ہے
گلشن بیکرز اینڈ جنرل سٹور
نزد ایوان محمود ربوہ - فون 823

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کے لئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
فون دوکان 212837- رہائش 212175- اقصیٰ روڈ ربوہ

مکان برائے فروخت
ایک مکان واقعہ قطعہ نمبر 10/4 دارالبرکات ربوہ قابل فروخت ہے- مکان کا رقبہ ایک کنال ساڑھے آٹھ مرلہ ہے- یہ مکان گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول کے بالکل سامنے کونہ پر ہے دو سڑکیں لگتی ہیں- کمرشل ایریا ہے گھوڑ دوڑ میدان سے ملحقہ ہے- مکرم عبدالرحیم صاحب سے رابطہ معرفت مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت فرمائیں-
خواہشمند احباب فوری رابطہ فرمائیں-
فون 5163862-5169173 لاہور

کیا آپ کا بچہ سوتے میں پیشاب کر دیتا ہے
F.B کی Enurosis tabs
استعمال کریں- قیمت 30 روپے-
فرحت ہومیو کلینک
طارق مارکیٹ ربوہ- فون 212352

رینبو فیشنز
فیصل آباد' لاہور کے چکروں سے نجات
چلڈرن' بوائز' گرلز' لیڈیز اور جینٹس کی منفرد اور نت نئی ورائٹی کیلئے تشریف لائیں
رینبو فیشنز
ریلوے روڈ بالمقابل یوٹیلیٹی اسٹور- ربوہ

DOCTORS / DEALERS
AVAIL LOW PRICES
X-RAY 100MA, 200MA, 300 MA,
500 MA, ECG, ETT, CARDIAC
MONITOR / DEFIBS. PULSE
OXIMETERS, MICROSCOPES
NIKON JAPAN ALL HOSPITAL AND
LAB. EQUIPMENTS
AOTOMATIC AIR MATTRESS FOR
BED-SORE PATIENT
IMS
21- Bank Sqr Model Town Lahore.
Tel & FAX 042-5865976 Mob: 0300 400852

رمضان المبارک کی خوشی میں خصوصی پیشکش
20 دسمبر تک
دو سنگل بیڈ یا ایک ڈبل بیڈ ڈائمنڈ سپریم فوم کی خریداری پر
ایک وال کلاک مفت!
حسان فوم سنٹر ریلوے روڈ ربوہ 211460
احسان جنرل سٹور گول بازار ربوہ 211006
زاہد ٹریڈرز بالمقابل ایوان محمود ربوہ 711

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61